

قرآن کو رمضان کے مہینے سے ایک خاص نسبت ہے، اس مہینے میں روزوں کے ساتھ اس کے پڑھنے، اس پر غور کرنے اس کے احکامات کو تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ ہم رمضان کے روزوں سے حقیقی فیض اٹھا سکیں، جماعت کی طرف سے جہاں جہاں مساجد میں درس کا انتظام ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اسی طرح ایم۔ٹی۔اے پر باقاعدہ درس کا انتظام ہے اس سے استفادہ ضروری ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 مئی 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۖ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ ۖ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۚ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِلَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝ (سورة البقرة: 184 تا 187)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو، روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔ سو تم روزے رکھو چند گنتی کے دن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اسے اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہوگی۔ اور ان لوگوں پر جو اس یعنی روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں بطور فدیہ ایک مسکین کا کھانا دینا بشرط استطاعت واجب ہے۔ اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کیلئے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم علم رکھتے ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جسکے بارے میں قرآن کریم نازل کیا گیا۔ وہ قرآن جو تمام انسانوں کیلئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ قرآن میں الہی نشان بھی ہیں اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینے کو اس حال میں دیکھے کہ نہ مریض ہو نہ مسافر اسے چاہئے کہ اس کے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنی واجب ہوگی۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور یہ حکم اس نے اس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور تاکہ تم تعداد کو پوری کر لو اور اس بات پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تاکہ تم اس کے شکر گزار بنو۔ اور اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

حضور انور نے فرمایا: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت، اس کی اہمیت، اس ماہ میں مؤمنوں کی ذمہ داریوں اور دعا کی قبولیت کے طریق بیان فرمائے ہیں۔ ایک ایسا مہینہ ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے جس میں خدا تعالیٰ بندوں کے قریب آ جاتا ہے اور شیطان کو جکڑ دیتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر اس قدر رحمتوں اور فضلوں کے دروازے کھولے جارہے ہیں تو ہمیں کس قدر اللہ تعالیٰ کی بات کو سن کر روزوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ اگر تمہیں پتا ہو کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں اور

اللہ تعالیٰ کس طرح اور کس قدر تم پر مہربان ہوتا ہے تو تم یہ خواہش کرتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ سارا سال ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے رہیں۔ پس روزے ہمارے ہی فائدے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کئے ہیں۔ روحانی جسمانی ہر قسم کے فوائد ہم روزوں سے حاصل کر سکتے ہیں۔ روزے ایک مؤمن کی جہاں جسمانی حالت کو بہتر کرتے ہیں وہاں اس سے بہت بڑھ کر روحانی طور پر بھی اس کی حالت بہتری کی طرف لے جانے کا باعث بنتے ہیں۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے رمضان کے مہینے میں بھرپور کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی روحانی حالت میں ترقی کریں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جو باتیں بیان کی ہیں وہ یہ ہیں کہ ایک مؤمن اور ہر ایک مسلمان پر روزہ فرض کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کر دے اور دوسری کو بڑھا دے۔ ہمیشہ روزے دار کو یہ مد نظر رہنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ متبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ جو لوگ محض خدا کیلئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تحلیل میں لگے رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے روزہ کی غرض تقویٰ بتائی ہے اور تقویٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروت سے پیش آئے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولی ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں ان کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتے ہیں ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔

حضرت ابوبھریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کا ہر عمل اس کی ذات کیلئے ہوتا ہے سوائے روزوں کے۔ روزہ انسان میری خاطر رکھتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ میں ہی اس کا جزا ہوتا ہوں کہ میں اس کو جزا دوں گا اپنی طرف سے جو چاہوں پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ بھی فرمایا کہ روزے ڈھال ہیں اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ شہوانی باتیں اور گالی گلوچ نہ کرے اور اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو اسے جواب میں کہنا چاہئے کہ میں تو روزے دار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ بیان کرنے کے بعد کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ اچھی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسرے جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو روزے کی وجہ سے خوش ہوگا پس یہ وہ معیار ہے تقویٰ کا جو ایک حقیقی روزے دار کو حاصل کرنا چاہئے اور ہر قسم کی روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچتے ہوئے روزے دار اپنا دن گزارے۔ آنحضرت ﷺ نے جو یہ فرمایا ہے کہ شیطان اس مہینے میں جکڑا جاتا ہے اسے باندھ دیا جاتا ہے تو پھر دنیا میں رمضان کے مہینے میں بھی برائیاں کیوں جاری رہتی ہیں؟ روزہ ڈھال ان کے لئے بنتا ہے شیطان کے حملوں سے انہیں بچایا جاتا ہے جو روزے کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ پس یہ وہ اصل مقصد ہے جو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے ورنہ آنحضرت ﷺ یہ بھی انداز فرما دیا اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اگر پھر بھی کوئی رمضان کو پائے اور بخشا نہ جائے، اللہ تعالیٰ کی اتنی وسیع رحمت کے باوجود اگر بخشش کے سامان نہیں ہو سکے تو پھر کب ہوں گے؟ پس ہم صرف خوش ہو کر رمضان کے آنے اور روزوں کی مبارکبادیں دینے ہی پر نہ رہیں بلکہ ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ نے جو رمضان کے روزوں کا جو مقصد بیان فرمایا ہے اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے حصول کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی بخشش اور مغفرت کی چادر میں ہمیں لپیٹے رکھے۔

پھر اگلی آیت میں یہ بھی فرمایا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کن حالات میں تم روزے سے رخصت لے سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ گنتی کے

چند دن ہیں۔ پھر فرمایا تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ تمہاری بہت بڑی قربانی ہے کوئی پھر فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت سے نوازا رہا ہے، ان گنتی کے چند دنوں میں بھی اگر اس دوران تم بیمار ہو جاتے ہو یا سفر درپیش ہو جاتا ہے تو روزے سے ان دنوں میں رخصت ہے لیکن یہ تعداد جو چھوٹے ہوئے روزے ہیں سال کے دوران کسی وقت بھی ان کو پورا کرنا ہوگا اور جو مستقل مریض ہیں بہانہ نہیں ہے بلکہ ڈاکٹر نے یہ کہا ہے کہ روزے نہیں رکھنے تو پھر ایک مسکین کو روزے رکھو اور حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ، تاکہ روزے کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایسا مریض جس کو دق کی بیماری ہے ٹی بی کا مریض ہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ طاقت دے سکتا ہے کہ اس کی صحت اچھی کر دے۔ آپ فرماتے ہیں کہ فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہی ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو صحت پا کر روزے رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں ان کے لئے صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے بلا وجہ کی اجازت ہے، غلط بدعتیں پیدا کرنا ہے۔ اگر فدیہ دے بھی دیا ہے رمضان میں تب بھی رمضان کے بعد پھر روزے رکھنے ضروری ہیں سال کے دوران کسی وقت بھی رکھے جاسکتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ہاں مستقل مریض دودھ پلانے والی عورتیں حاملہ عورتیں جو ہیں اس پر اس حالت میں کہ سال گزر جائے اس کے لئے صرف فدیہ ہی کافی ہوتا ہے لیکن فدیہ کے ساتھ اس مہینہ میں عبادتوں اور ذکر الہی اور دوسری نیکیوں کو جاری رکھنا ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ فدیہ دے دیا تو ہماری ہر چیز سے ہم فارغ ہو گئے۔

فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ جو بھی نیکی تم پوری فرما نبرداری سے کرتے تو اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے گا۔ پھر اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس مہینے میں ہم نے قرآن نازل فرمایا جو تمہارے لئے ہدایت کا موجب ہے اور کھلے اور روشن دلائل اور نشان اپنے اندر رکھتا ہے۔ پس قرآن کو رمضان کے مہینے سے بھی ایک خاص نسبت ہے۔ اس مہینے میں روزوں کے ساتھ اس کے پڑھنے، اس پر غور کرنے، اس کے احکامات کو تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ ہم رمضان کے روزوں سے حقیقی فیض اٹھا سکیں۔ ہر ایک قرآن کریم کے مطالب کی گہرائی تک خود نہیں پہنچ سکتا اس لئے قرآن کریم کی تلاوت اور ترجمے کے ساتھ، جماعت کی طرف سے جہاں جہاں مساجد میں درس کا انتظام ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اسی طرح ایم، ٹی، اے پر باقاعدہ درس کا انتظام ہے اس سے استفادہ ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ کا بھی یہی ارشاد ہے کہ اس مہینے میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کیا کرو۔ قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ ایک احمدی کو تو عام دنوں میں بھی بہت زیادہ ہونی چاہئے لیکن رمضان میں تو خاص طور پر اس کا اہتمام ضروری ہے ورنہ صرف روزے رکھنا بے فائدہ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: علوم ظاہری اور علوم قرآنی کے حصول کے درمیان ایک عظیم الشان فرق ہے۔ دنیوی اور رسمی علوم کے حاصل کرنے کے واسطے تقویٰ شرط نہیں لیکن علوم آسمانی اور اسرار قرآنی کی واقفیت کیلئے تقویٰ پہلی شرط ہے۔ جب تک انسان پوری فروتنی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل نہ کرے اور اس کے جلال اور جبروت سے لرزاں ہو کر نیاز مندی کے ساتھ رجوع نہ کرے، اور جو تزکیہ نفس نہیں کرتا تو قرآن شریف کے علوم سے اس کو حصہ نہیں دیا جاتا۔ احمدیوں کو اس بات پہ غور کرنا چاہئے کہ صرف دنیا میں نہ پڑ جاؤ بلکہ قرآن کریم کے علوم کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ حضور انورؐ نے فرمایا: پھر اس آیت سے آگے مزید فرمایا کہ روزوں کے دنوں کو خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے اور ذکر الہی اور عبادت میں گزارو اور اس بات پر شکر کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ہدایت کی ایسی عظیم کتاب اتاری جو جامع اور مکمل ہدایت ہے۔ پھر اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے میری تلاش میں خاص طور پر سوال کرتے ہیں اور اس تلاش میں رمضان کے مہینہ میں پہلے سے زیادہ بڑھ جاتے ہیں تو میں تو قریب ہوں ان کی پکاریں سن رہا ہوں اگر وہ خالص ہو کر مجھ سے مانگیں گے تو پھر میں قبول بھی کرتا ہوں لیکن دعا قبول کروانے کے لئے ضروری ہے کہ دعا کرنے والا بھی میری بات مانے۔ حضور انورؐ نے فرمایا: پس پہلے ہمیں اپنے آپ کو سنوارنا ہوگا اور اپنے آپ کو

سنوار نے کیلئے کوشش کے ساتھ دعا بھی کرنی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ہماری تسکین اور سکون کے سامان بھی پیدا فرمائے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے وہ فنا کرنے والی چیز ہے وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے وہ ایک تندیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ فرمایا کہ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ پس حقیقی دعا تو اس طرح اثر دکھاتی ہے۔ فرمایا دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ فرمایا غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشیتِ خاک کو کیسیا کر دیتی ہے وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے۔ اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھائی ہے اور روح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے اور اس کا رکوع کرنا یعنی جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے اور خدا کیلئے ہو جاتی ہے اور اس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بالکل کھود دیتی ہے۔ یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے اور شریعت اسلامی نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھائی ہے تا وہ جسمانی نماز روحانی نماز کی طرف محرک ہو۔

حضور انورؑ نے فرمایا: پس یہ وہ حالت ہے جو ہمیں اپنے اندر پیدا کرنی ہوگی تاکہ دعاؤں کی قبولیت کے نظارے ہم دیکھیں۔ رمضان کے روزوں کے ساتھ عبادت کی حقیقت سے بھی فیضیاب ہوں اور دعاؤں کی قبولیت کے نظارے بھی ہم دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے پہلے ہی بہت قریب ہے، ان دنوں میں اور بھی قریب آ گیا ہے۔ اپنی فرض عبادتوں اور اپنے نوافل میں خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیں جھکنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ اس مہینے کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے۔ درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا حقیقی عبد بناتے ہوئے اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں لے لے اور اس مہینے سے ہم فیض پانے والے ہوں۔ ان دنوں میں خاص طور پر جماعت کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ دشمنان احمدیت کے شران پر الٹائے۔ مسلم امت کیلئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو ظلم کرنے اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے سے روکے۔ زمانے کے امام کو یہ ماننے والے ہوں دنیا کے حالات کے لئے عمومی طور پر بھی دعا کریں بڑی تیزی سے بہت بڑی تباہی کی طرف جارہے ہیں اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے اور یہ خدا تعالیٰ کو پہچانیں تاکہ اس تباہی سے بچ سکیں۔

آخر میں حضور انورؑ نے دو مرحومین، مکرم ڈاکٹر طاہر عزیز احمد صاحب ابن ارشد اللہ بھٹی صاحب مرحوم اسلام آباد اور ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ابن ڈاکٹر خواجہ نذیر احمد صاحب مرحوم امریکہ کے کوائف بیان فرمائے اور بعد نماز جمعہ نماز جنازہ غائب ادا کئے جانے کا اعلان فرمایا۔

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 10th - May - 2019	
BOOK POST (PRINTED MATTER)	
To	
.....	
.....	
From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB	

